ABSTRACTS

A study of literary editions of daily Urdu newspapers published from Sindh.

The importance of daily newspapers, where due to national and international news, comments and analyzes, there are special editions of these newspapers also due to their popularity and interest.

Due to the importance of literature many Urdu newspapers have published literature along with other social topics in their special editions. These special literary edition are based on literary columns, research and critical articles, interviews, comments on books, notes on literary events, selected poetry, and literary news etc.

This article has study of the importance and benefits of the literature that is published in special editions of newspapers.

سید طارق حسین رضوی

سندھ کے اردو روزناموں کے ادبی صفحات: ایک جائزہ

اردو صحافت کی تاریخ میں اخبار نویسی کا آغاز ''جامِ جہاں نما'' سے مئی ۱۸۲۳ء میں ہوا۔[۱] ''جام جہاں نما'' کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس میں پہلی بار ادبی صفحات مختص کیے گئے۔ محمد عتیق صدیقی کے مطابق چار صفحات پر مشتمل مذکورہ اخبار میں خبروں کے علاوہ انگریزی و فارسی سے ترجمہ کیے جانے والے مضامین اور غزلیات بھی شایع کی جاتی تھیں۔ ۱۸/اپریل ۱۸۲۷ء کے اخبار میں مسٹر ڈی کاسٹا کی ایک غزل شایع ہوئی جس کا مقطع یہ ہے

کل اس پری کی بزم میں سب مل کے برملا
تیری غزل ڈی کاسٹا گائے چلے گئے [۲]

مذکورہ اخبار کی اشاعت محدود پیمانے پر کی جاتی تھی، اس کے قارئین انگریز ہی تھے۔ ''شمس الاخبار'' کے نام سے ایک اور اخبار بھی اسی دور میں جاری ہوا۔ یہ وہ وقت تھا کہ جب فارسی، سرکاری زبان تھی اور بالعموم نثر، فارسی میں تحریر کی جاتی تھی۔ یہ اخبارات مقبولیت حاصل نہ کر سکے اور پریس ایکٹ کے باعث بند ہو گئے۔ اردو زبان و ادب، بالخصوص صحافت کے فروغ میں انگریزوں کی حکومت کے استحکام کو دوام بخشنے کے لیے دو فیصلوں نے اہم کردار ادا کیا۔ اول ۱۸۳۰ میں اردو کو سرکاری زبان قرار دینا اور دوم ۱۸۳۶ میں اخبارات پر عائد پابندی کو ختم کرنا۔ ان اقدامات کے بعد برصغیر میں اردو صحافت نے تیزی کے ساتھ ترقی کا سفر طے کیا۔[۳]

''مولوی محمد باقر نے ۱۸۳۶ء میں ''دہلی اردو اخبار'' جاری کیا۔ مولوی محمد باقر، ابراہیم ذوق کے ہم سبق رہے تھے لہٰذا

ابراہیم ذوق اور دیگر اہم شعرا کی غزلیات اور غالب اور ذوق کے مابین جاری معاصرانہ چشمک کی خبریں بھی اس اخبار میں شایع ہوتی رہیں۔''۴ ''منشی محبوب عالم'' نے ''اخبارِ عام'' اور ''پیسہ اخبار'' جاری کیے۔''پیسہ اخبار'' کی ایک انفرادیت یہ تھی کہ اس کا ہفتہ وار سیاسی، سماجی اور ادبی مضامین پر مشتمل ایڈیشن کا شایع ہوتا تھا جس کی تعدادِ اشاعت اخبار سے زیادہ تھی۔''۵ ۱۸۵۷ تک ہندوستان کے مختلف علاقوں سے اردو میں کم وبیش ۱۱۸ اخبارات جاری ہو چکے تھے۔کثیر الاشاعت ''کوہِ نور'' اور دیگر اخبارات سیاسی و سماجی سطح پر تیزی سے تبدیل ہونے والی صورتِ حال سے عوام کو آگاہ کر رہے تھے نیز مضامین، اشعار و منظومات کی اشاعت کے ذریعے ان میں جذبہ و شعورِ حریت کو فروغ دے رہے تھے۔یہی سبب تھا کہ ۱۸۵۷ء میں انگریزوں نے ان اخبارات کے خلاف سخت انتقامی کارروائی کی۔جس کے تحت مولوی محمد باقر کو شہید کر دیا گیا۔''صادق الاخبار'' کے مدیر جمیل الدین کو تین سال قید ہوئی اور مولانا محمد حسین آزاد کے وارنٹ گرفتاری جاری ہوئے۔اخبارات کے حوالے سے انگریزوں کی پالیسی سے اختلاف رکھنے والے اخبارات کو بند کر دیا گیا یوں ان کی تعداد نصف سے بھی کم رہ گئی۔۶

ابتدا میں دہلی، لاہور اور آگرہ صحافت کے بڑے مراکز تھے۔انیسویں صدی کے نصف اول میں اردو صحافت اخبارات و رسائل کے امتزاج پر مبنی نظر آتی ہے۔اخبارات میں خبروں کا اسلوب ادبیت کا حامل ہوتا تھا۔عموماً اخبارات ہفتہ وار شایع ہوتے تھے، ان میں خبروں کے ساتھ ساتھ علمی و ادبی مضامین بھی شایع ہوتے تھے۔وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ شعبۂ صحافت کے فنی ارتقا کی وجہ سے خبروں کی تعداد اور ان کی پیش کش کا انداز تبدیل ہوا۔۱۸۵۸ میں کلکتہ سے مولوی کبیر الدین نے اردو کا پہلا روزنامہ ''گائیڈ'' جاری کیا۔یوں اخبارات اور رسائل کے مابین فرق رفتہ رفتہ واضح ہوتا گیا۔۷

انیسویں صدی کے نصف آخر میں طنز و مزاح پر مبنی ''پنچ'' اخبارات کا ایک سلسلہ شروع ہوا۔یہ عمومی نوعیت کے اخبارات سے مختلف صرف ایک ادبی موضوع تک محدود تھے جن کا فی الوقت ذکر مقصود نہیں۔مولانا محمد حسین آزاد کی ادارت میں لاہور سے جاری ہونے والا اخبار ''انجمنِ پنجاب''، انجمن کے تحت منعقد ہونے والے مشاعروں کی روداد اور منتخب کلام شائع کرتا رہا۔ڈاکٹر عبدالسلام خورشید نے اس اخبار میں شایع ہونے والے مضامین کے عنوانات درج کیے ہیں جس سے مذکورہ اخبار کی اردو شعر و ادب کی خدمات کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔مثلاً علمِ بدیع، ادب، مضمون نویسی کے آداب، شعر و سخن کی اصطلاحات، شاعری اور اس کے اصول وغیرہم۔۸ مولانا محمد علی جوہر کا ''ہمدرد''، مولانا ظفر علی خان کا ''زمیندار''، ابوالکلام آزاد کا ''الہلال'' اور ''البلاغ'' سمیت دیگر اہم اردو اخبارات نے با مقصد اور ذمہ دارانہ صحافت کو فروغ دیا۔اردو صحافت کی معتبر شخصیات شعر و ادب سے بھی گہرا لگاؤ رکھتی تھیں اردو اخبارات میں باقاعدہ ادبی صفحات تو شامل نہیں ہوتے تھے لیکن کبھی کم اور کبھی زیادہ، نظموں، غزلوں، مضامین، فکاہی کالم وغیرہ شائع ہوتے رہتے تھے۔

اردو اخبارات کے مذکورہ اجمالی جائزے کے بعد جب ہم قیامِ پاکستان سے قبل سندھ کے اردو اخبارات میں شعر و ادب کی اشاعت پر نظر ڈالنے سے پتا چلتا ہے کہ اخبارات میں اولین حیثیت ۱۸۵۵ میں سکھر سے جاری ہونے والے اخبار ''مطلعِ خورشید'' کو حاصل ہے۔اس اخبار کے مدیر مرزا مخلص علی تھے۔وہ اسی دور میں ایک اور اخبار ''مفرح القلوب''، کراچی سے بھی شایع کرتے تھے لہٰذا

سکھر والے اخبار کو بھی انھوں نے کراچی منتقل کیا اور دونوں کو ضم کر کے 'مفرح القلوب و مطلعِ خورشید' کے نام سے جاری کیا۔ ۱۹۰۶ تک جاری رہنے والے اس اخبار میں حادثاتی، سیاسی، سماجی خبروں کے علاوہ علمی و ادبی مضامین اور شاعری بھی شایع کی جاتی رہی۔ ۹

قیامِ پاکستان کے بعد سندھ سے شائع ہونے والے اردو روز ناموں میں روز نامہ ''جنگ'' کراچی، روز نامہ ''نوائے وقت'' کراچی، روز نامہ ''جسارت'' کراچی، رونامہ ''حریت'' کراچی، روز نامہ ''کلیم'' سکھر، ایسے اخبارات ہیں جنھوں نے اپنے صفحات میں ادب کو نمایاں جگہ دی اور تسلسل کے ساتھ ادبی تخلیقات کی اشاعت کو جاری رکھا۔ قیامِ پاکستان کے بعد روز نامہ ''جنگ''، روز نامہ ''انجام'' دہلی سے کراچی منتقل ہوئے۔ دہلی اور گردونواح سے ہجرت کر کے آنے والے مہاجرین کی اکثریت کراچی میں مقیم ہوئی اس لیے ان دونوں اخبارات کو بہت جلد عوامی پذیرائی حاصل ہوئی۔ پیشہ ورانہ مسابقت میں روز نامہ ''جنگ'' کو روز نامہ ''انجام'' پر سبقت حاصل رہی۔ جس کی بنیادی وجہ اخبار کی ترتیب و پیش کش میں کام یاب تجربات رہی۔ روز نامہ ''انجام'' ۱۹۶۶ میں بند ہو گیا۔

روز نامہ ''جنگ'' کراچی نے آغاز سے ہی ادبی تخلیقات، مضامین، تبصرہ کتب شائع کیے۔ شفیع عقیل روز نامہ جنگ کراچی کے ادبی صفحے کے پہلے مرتب تھے جو کہ ۱۹۵۸ء میں 'جنگ' اخبار سے وابستہ ہوئے اور ۲۰۰۰ء میں ریٹائر ہوئے۔ ۱۰

روز نامہ ''جنگ'' کراچی کے ابتدائی دور میں علاحدہ سے ادبی صفحہ موجود نہ تھا۔ ادارتی صفحے پر رئیس امروہوی کا قطعہ شائع ہوتا تھا، ساتھ ہی مضامین اور کالم شائع ہوتے تھے۔ شوکت تھانوی ''پہاڑ تلے'' کے عنوان سے مزاحیہ تحریر لکھتے تھے اور ابراہیم جلیس ''وغیرہ وغیرہ'' کے عنوان سے کالم۔ اگست ۱۹۶۱ء میں بابائے اردو مولوی عبدالحق کی وفات کے موقع پر ''جنگ'' اخبار نے خصوصی صفحات شائع کیے۔ ان صفحات پر تصاویر بھی شائع کی گئیں۔ بابائے اردو کے خطوط، حمایت علی شاعر اور جگن ناتھ آزاد کے قطعات شامل ہیں۔ ۱۱

''جنگ'' اخبار نے ۶۰ کی دہائی میں خواتین اور نوجوان کے لیے ہفتہ وار صفحات مختص کیے۔ ان کے مطالعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ یہ دونوں صفحات اردو زبان و ادب کی ترویج کا باعث بنے۔ ۶۰ اور ۷۰ کی دہائیوں میں خواتین کے صفحے کی مدیر سلطانہ مہر رہیں جنھوں نے اس صفحے کی مقبولیت، افادیت اور اہمیت میں اضافے کے لیے طرح طرح کی تبدیلیاں اور تجربے کیے۔ اس صفحے پر خواتین کی عمومی دل چسپ سلسلوں کے علاوہ شعرا کا منتخب کلام اور ان کے خصوصی انٹرویو بھی شامل اشاعت ہوتے رہے، اس کے ساتھ ساتھ نوجوانوں کے صفحے پر بھی مختلف دل چسپ سلسلوں کے علاوہ افسانے، کہانیاں اور شاعری کو شامل کیا گیا اور ایک منفرد سلسلہ جو اس صفحے کی مقبولیت کا باعث بنا وہ 'پاکستانی طلبا کے احساسات کا ناول' ہے۔ ابتدا میں ایک پیرا گراف تحریر کر کے بتایا جاتا تھا اور کہا جاتا تھا کہ اب اس کہانی کو آپ خود مزید لکھ کر آگے بڑھائیں۔ طلبہ کی جانب سے موصول ہونے والی اگلی قسط میں سے کسی ایک طالب علم کا تحریر کردہ ناول کا حصہ شائع کیا جاتا اور یوں یہ سلسلہ ایک طویل عرصے تک جاری رہا۔ ۱۲ اس سلسلے نے طلبہ میں ذوقِ ادب کو خوب پروان چڑھایا۔

روز نامہ ''جنگ'' کراچی کے ہفتہ وار ''سنڈے میگزین'' میں علمی و ادبی مضامین شائع ہوتے رہے۔ اس دور کے لکھنے والوں میں مولانا ابوالکلام آزاد ۱۳ مولانا عبدالماجد دریابادی ۱۴ ڈاکٹر رفعیہ سلطانہ ۱۵ املا واحدی ۱۶ قاضی محمد اختر جونا گڑھی ۱۷ جمیل الدین عالی

۱۸مولانا غلام رسول مہر ۱۹حفیظ ہوشیار پوری ۲۰حکیم احمد شجاع ۲۱سرفہرست ہیں۔

۸۰ء کی دہائی کے آخری نصف میں سنڈے ایڈیشن کے بجائے ایک علیحدہ ''صفحہ قلم وادب تہذیب وثقافت اور تحقیق وتنقید'' کے عنوان سے شائع ہونے لگا۔ اس صفحے پر غزلیں، نظمیں، ادبی خبریں، تبصرہ کتب اور علمی، ثقافتی، ادبی، سوانحی اور معلوماتی مضامین شائع ہوتے رہے۔ اس دور میں ادبی صفحے کی اپنی انفرادیت برقرار نہ رہ سکی۔ یہ ایک کثیر الموضوعاتی صفحہ بن گیا۔

۹۰ء کی دہائی میں ''جنگ'' اخبار نے باقاعدہ علاحدہ سے ادبی صفحہ ''لوح ادب'' کے عنوان کے تحت شائع کرنا شروع کیا۔ منظر امکانی اس عرصے میں اس صفحے کے مدیر رہے۔ جنگ اخبار کے تحت اردو ادبی صفحہ کا یہ دور نہایت عمدہ اور کامیاب ثابت ہوا۔ منظر امکانی کے ساتھ اس صفحے کی علمی وادبی اہمیت وافادیت میں اضافے کے لیے احفاظ الرحمٰن اور اختر سعید کا بھی شامل رہے۔

۹۰ء کی دہائی کا یہ ادبی صفحہ ''لوح ادب'' کے عنوان سے جمعہ ایڈیشن میں شائع ہوتا رہا۔ اس میں جو سلسلے علمی وادبی لحاظ سے کامیاب رہے وہ مشاہیر ادب کے انٹرویو، تنقیدی مضامین، غزلیں، نظمیں، سندھ کے مختلف چھوٹے بڑے شہروں میں منعقد کی جانے والی ادبی سرگرمیوں سے متعلق خبریں، تبصرہ کتب اور حلقہ ادب کی جانب سے ہر ماہ منعقد کیا جانے والا ادبی مذاکرہ ہے۔ ادبی مذاکرہ کے سلسلے میں ایک طے شدہ ادبی مسئلے پر تین یا چار علمی وادبی شخصیات کو دعوت دی جاتی۔ یہ پروگرام ''جنگ'' اخبار کے دفتر ہی میں منعقد کیا جاتا تھا اور پھر تحریری صورت میں مرتب کر کے ادبی صفحے پر شائع کیا جاتا تھا۔ اس مذاکرہ کے شائع ہونے سے مختلف سنجیدہ نوعیت کے علمی وادبی مباحث کا آغاز ہوا اور بہت سے ادبی سوالات کے جوابات قارئین کو حاصل ہوئے۔ ۹۰ء کی دہائی میں اس صفحے پر ادیب، شعرا، محققین، نقادوں کے جو انٹرویو شائع ہوئے وہ علمی وادبی اہمیت کے حامل رہے اور ان کی بازگشت پورے پاکستان کے ادبی حلقوں میں محسوس کی جاتی رہی۔ جن اہم، نام ور شخصیات کے انٹرویو اس صفحے پر شائع ہوئے ان میں رئیس امروہوی ۲۲ مرزا ادیب ۲۳ خمار بارہ بنکوی ۲۴ قتیل شفائی ۲۵ ڈاکٹر مختار الدین آرزو ۲۶ ڈاکٹر قمر رئیس ۲۷ ڈاکٹر محمد علی صدیقی ۲۸ خواجہ حمید الدین شاہد ۲۹ ڈاکٹر فرمان فتح پوری ۳۰ مشفق خواجہ ۳۱ اسلم فرخی ۳۲ ڈاکٹر ابواللیث صدیقی ۳۳ ڈاکٹر ابوالخیر کشفی ۳۴ ڈاکٹر انور سدید ۳۵ صہبا لکھنوی ۳۶ ڈاکٹر نبی بخش بلوچ ۳۷ ڈاکٹر گیان چند جین ۳۸ ڈاکٹر یونس حسنی ۳۹ شامل ہیں۔ ان انٹرویوز کی کل تعداد تین سو سے زائد ہے۔ مدیر ادبی صفحہ اختر سعیدی ان تمام انٹرویوز کو مرتب کر کے کتابی شکل میں پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ۴۰

☆

روزنامہ ''حریت''، کراچی نے بھی ادب کو اپنے صفحات پر نمایاں جگہ دی۔ ''حریت'' کے ادبی صفحے کے روح رواں عبدالروف عروج تھے۔ جو کہ افسانہ نگار، شاعر محقق اور نقاد کی حیثیت سے معروف ہیں۔ ۱۹۶۸ء میں وہ ''حریت'' سے وابستہ ہوئے۔ ۴۱ ادبی گزٹ خود بھی لکھا اور اپنے ہم عصر دیگر اہم ادیبوں سے بھی لکھوایا۔ ۲۲ سال تک مسلسل قطعہ لکھتے رہے۔ سرشار صدیقی ''حدِ ادبضض'' کے عنوان سے ادبی صفحے پر مستقل کالم لکھتے رہے۔ ''لبِ مہران'' کے عنوان سے اندرون سندھ کی ادبی سرگرمیوں کی خبریں پروفیسر عزیز جبران انصاری اور لاہور سے محمد یسین بسمل ادبی سرگرمیوں کا احوال تحریر کرتے تھے۔ اس کے علاوہ تنقیدی مضامین، غزلیں اور نظمیں بھی اس صفحے پر شائع

ہوتی رہیں۔

اردو ادب کے فروغ میں روزنامہ ''نوائے وقت'' کا کردار بھی خاصا اہم رہا ہے۔ آغاز میں باقاعدہ ادبی صفحہ تو موجود نہیں تھا۔لیکن قطعہ،غزلیں نظمیں اور افسانے نوائے وقت میگزین میں ہفتہ وار شائع ہوتے رہے۔اس کے علاوہ انٹرویوز کا اہتمام بھی وقتاً فوقتاً کیا جاتا رہا۴۲ راشد نور ۹۰ء کی دہائی سے اس اخبار کے ادبی صفحے کے مدیر ہیں۔۴۳ انھوں نے اس ادبی صفحے پر کئی ایک تبدیلیاں کیں اور ان کے نتیجے میں اس ادبی صفحے نے مقبولیت حاصل کی۔عمومی سلسلوں کے ساتھ مختلف ادبی شخصیات کے یوم پیدائش و وفات پر خصوصی اشاعتوں کا سلسلہ بھی جاری کیا۔

روزنامہ ''جسارت'' کراچی کو آغاز سے ہی یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس میں اردو زبان و ادب سے متعلق نہایت عمدہ مضامین ،کالم اور انٹرویوز شائع ہوتے رہے۔اردو کے معروف شاعر نقاد اور ماہر لسانیات ماہر القادری ''زبان و ادب'' کے عنوان سے اصلاح زبان کے موضوع پر مستقل کالم لکھتے رہے۔یہ سلسلہ ان کی وفات تک جاری رہا۴۴ ماہر القادری کے بعد 'جسارت' کے مدیر صلاح الدین نے اپنے روزنامہ کے لیے علمی و ادبی حلقوں میں جو مقبولیت اور پذیرائی حاصل کی اس کی وجہ مشفق خواجہ کے کالم تھے۔۱۹۷۷ء میں مشفق خواجہ نے ''سخن در سخن'' کے عنوان سے ادبی کالم نگاری کا آغاز کیا۔یہی وہ دور ہے کہ جب روزنامہ ''جسارت'' نے باقاعدہ اور مکمل ادبی صفحہ کی اشاعت شروع کی۔ڈاکٹر معین الدین عقیل اس ادبی صفحے کے مدیر تھے جو راغب شکیب کی قلمی نام سے یہ صفحہ مرتب کرتے تھے۔مذکورہ صفحے پر معیاری، تحقیقی،تنقیدی اور سوانحی مضامین ،ادبی خبریں،منتخب کلام،تبصرہ کتب کے علاوہ اردو کے نام ور اور ممتاز ادیبوں اور شاعروں کے انٹرویو شائع ہوئے۔ڈاکٹر طاہر مسعود نے یہ انٹرویوز ۱۹۸۱ء تا ۱۹۸۴ء کیے۔۲۴ مشاہیر ادب کے انٹرویوز اس ادبی صفحے پر شائع ہوئے اور ان کی دھوم پاکستان سے لے ہندوستان تک کے ادبی حلقوں میں ہوئی۔اس ادبی صفحے کی ایک اور انفرادیت اداریہ بھی تھا۴۵ مشفق خواجہ، روزنامہ ''جسارت'' سے علیحدگی کے بعد صلاح الدین مدیر ''جسارت'' کے ہفتہ روزہ ''تکبیر'' میں ''خامہ بگوش کے قلم سے'' کے عنوان سے بھی کالم لکھنے لگے۔وہ یہ کالم ۱۹۹۷ء تک باقاعدگی کے ساتھ لکھتے رہے۔ڈاکٹر معین الدین عقیل کے بعد ''جسارت'' کے ادبی صفحہ کے مدیر ڈاکٹر طاہر مسعود تھے۔انھوں نے بھی اس صفحے کو پوری آب و تاب کے ساتھ جاری رکھا۔ان کے بعد شاہ نواز فاروقی نے اس صفحے کو مرتب کیا اور چند ایک تبدیلیوں کے ساتھ اسے جاری رکھا۔

شاہ نواز فاروقی کے بعد اجمل سراج اس صفحے کو مرتب کرتے رہے۔اُن کے دور میں ایک مشہور و معروف سلسلۂ مضامین ڈاکٹر عبدالروف پاریکھ کے تحریر کردہ مضامین رہے۔وہ ''جسارت'' سے پہلے روزنامہ ''حریت'' کراچی کے ادبی صفحے کے لیے مضامین لکھتے رہے تھے۔''جسارت'' میں انھوں نے زبان،تلفظ اور الفاظ کے درست استعمال کے حوالے سے مضامین تحریر کیے۴۶ اجمل سراج اچھے شاعر ہیں اور روزنامہ 'جسارت' کے لیے روزانہ سیاسی سماجی موضوعات پر قطعہ تحریر کرتے ہیں۔''جسارت'' کے اتوار کے اخبار کے ساتھ سنڈے میگزین شائع ہوتا ہے اور اس میں تبصرہ کتب ایک مشہور و مقبول سلسلہ ہے۔یہ تبصرہ کتب ملک نواز اعوان تھے کچھ عرصہ ہوا وہ پنجاب منتقل ہوگئے ہیں۔

روزنامہ ''مشرق''، کراچی کا ادبی صفحہ ''مسلم وادب'' کے عنوان سے مشرق کے ''سنڈے میگزین'' میں شائع ہوتا رہا ہے اس صفحے پر '' کچھ کتابوں کے بارے میں'' کے عنوان سے تبصرہ کتب، تنقیدی مضامین، غزلیں اور نظمیں شائع ہوتے تھے ۴۷ روزنامہ ''انجام'' اور روزنامہ ''امروز'' کراچی، نے بھی ادبی صفحات کی اشاعت کی لیکن ان اخبارات کی فائلیں کتب خانوں میں دستیاب نہیں۔ سکھر سے شائع ہونے والے روزنامہ ''کلیم'' نے ادبی صفحہ اپنے آغاز سے شائع کیا۔ عزیز جبران انصاری طویل عرصے تک اس اخبار کا ادبی صفحہ مرتب کرتے رہے۔ مختلف ادوار میں ترتیب و پیش کش کے لحاظ سے کئی ایک تبدیلیاں کی جاتی رہیں۔ اس ادبی صفحے پر تحقیقی و تنقیدی مضامین، انٹرویوز، نظمیں غزلیں، سکھر اور گردونواح کے علاقوں میں منعقد ہونے والی علمی و ادبی سرگرمیوں کی خبریں اور تبصرہ کتب شایع ہوتے رہے ہیں۔ عزیز جبران انصاری کے بعد ڈاکٹر انیس الرحمٰن اس کے مدیر رہے۔ جنھوں نے بھی کم و بیش سابقہ روایت کو آگے بڑھاتے ہوئے ادبی صفحے کو جاری رکھا ہوا ہے۔ سکھر شہر سے روزنامہ ''خبریں'' اور روزنامہ ''ایکسپریس'' بھی شائع ہورہے ہیں لیکن ان کے ادبی صفحے کراچی یا لاہور میں مرتب کیے جاتے ہیں۔ ان ادبی صفحات میں مضامین، شعری تخلیقات اور کبھی کبھی ادبی پروگرامات کی رودادیں بھی شایع ہوتی ہیں لیکن ان کی اشاعت میں تسلسل نہیں پایا جاتا۔

۲۰۰۸ میں کراچی سے ایک روزنامہ 'مقدمہ' جاری ہوا۔ اس اخبار میں ہر ہفتے جمعرات کے دن ''اوراقِ ادب'' کے عنوان سے ادبی صفحہ شایع ہوتا تھا جس کی ادارت محمود عزیز ۴۹ کرتے تھے۔ انھوں نے ادبی صفحے کو خالصتاً ادبی رجحانات کے تحت مرتب کیا۔ جس میں اردو کے نام ور محققین ڈاکٹر جمیل جالبی ۵۰ اور ڈاکٹر اسلم فرخی ۵۱ کے طویل اور رنگین باتصویر انٹرویوز شایع ہوئے۔ تنقیدی نوعیت کے مضامین میں اردو میں مرثیہ، اَز ڈاکٹر یونس حسنی ۵۲ صبا اکبر آبادی منفرد مرثیہ نگار، اَز ڈاکٹر محمد علی صدیقی ۵۳ حسرت موہانی ایک پہلو دار شخصیت، اَز صابر عدنانی ۵۴ بابائے اردو مولوی عبدالحق ایک ہمہ جہت شخصیت، اَز نوید پاشا ۵۵ اور اردو تحریک کا ایک ناقابلِ فراموش کردار، اَز شہاب قدوائی ۵۶ شامل ہیں۔

اردو کے معروف ادیبوں کی منتخب نثری تخلیقات بھی مذکورہ صفحے کی زینت بنتی رہیں جن میں نصر اللہ خان کا تحریر کردہ شاہد احمد دہلوی کا خاکہ ۵۷ قصہ دوسرے درویش کا، اَز میر امن دہلوی ۵۸ شہرتِ عام اور بقائے دوام کا دربار، اَز مولانا محمد حسین آزاد ۵۹ میں ایک میاں ہوں، اَز پطرس بخاری ۶۰ انجام بخیر، اَز پطرس بخاری ۶۱ روزہ کشائی، اَز شاہد احمد دہلوی ۶۲ عطیہ فیضی بیگم، اَز نصر اللہ خان ۶۳ دلی کی اہمیت، اَز ملا واحدی ۶۴ چٹور پن، اَز شاہد احمد دہلوی ۶۵ اور عبدالحلیم شرر کے ناول فردوسِ بریں کا ایک منتخب حصہ ۶۶ شامل ہیں۔ اس علاوہ ڈاکٹر فرمان فتح پوری کی تصنیف ''صرف شاعرات'' سے تسنیم فاطمہ ۶۷ اور ثروت فاطمہ ۶۸ کے فن پر مضامین پیش کیے گئے۔ اس ادبی صفحے کے دیگر مستقل ادبی سلسلوں میں ادب خبریں، منتخب کلام، تبصرہ کتب اور شہرِ قائد مین منعقد ہونے والی ادبی تقاریب کی باتصویر روداد شامل ہے۔ اخبار بند ہونے کے باعث ادبی صفحہ بھی تسلسل قائم نہ رکھ سکا لیکن اپنے مختصر اشاعتی سفر میں اس ادبی صفحے نے قارئینِ ادب کے ایک وسیع حلقے کو دل چسپ ادبی تحریروں، انٹرویوز، ادبی خبروں اور دیدہ زیب ترتیب و طباعت کے باعث متاثر کیا۔

۱۵ جولائی ۱۹۵۸ میں حیدر آباد سے روزنامہ 'پاسبان' کا اجرا ہوا۔ ۱۹۷۸ سے اس روزنامے کے ادبی صفحے کا باقاعدہ آغاز

صابر ذوقی کی ادارت میں ہوا۔ابتدائی دور میں اس صفحے میں ادبی مضامین اور منتخب کلام شایع ہوتے تھے۔۱۹۸۰ سے عزیز احمد وارثی اس ادبی صفحے کو مرتب کر رہے ہیں۔روز نامہ 'پاسبان' کا یہ صفحہ ہر منگل کے دن 'ادبی صفحہ' کے عنوان سے شایع ہوتا ہے۔عزیز احمد وارثی خود شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ ادب کا اچھا ذوق رکھتے ہیں۔انھوں اس ادبی صفحے کی ترتیب میں اردو ادب کے فروغ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مختلف تبدیلیاں کیں ہیں۔اس وقت ادبی صفحہ میں ادبی مضامین،منظومات،غزلیات،ادیبوں اور شاعروں کے انٹرویوز اور اہم ادبی سرگرمیوں کی خبریں شامل ہوتی ہیں۔اس صفحے کے مستقل لکھنے والوں میں امین جالندھری،مرزا سلیم بیگ، پروفیسر وثیق الرحمان، سید انوار احمد، پروفیسر صابر قریشی،طلعت صابر علی ایڈوکیٹ،مسرور زئی،مسعود الرحمان،الیاس،اعجاز قدسی،مقبول شارب،شامل ہیں، اس علاوہ ظافر علی تشنہ،الیاس عشقی،انوار احمد زئی،محمود صدیقی،عشرت علی خان،اور شاکر جمال کی ادبی وتنقیدی تحریریں بھی گاہے گاہے شایع ہوتی رہی ہیں۔موجودہ لکھنے والوں میں،نوید سروش اور طالب بھنبھرو شامل ہیں۔

اردو صحافت میں شروع ہی سے ادب کا عنصر غالب رہا ہے۔قیامِ پاکستان کے بعد سندھ کے اردو روزناموں میں شعر و ادب کی اشاعت کے معیار کا جائزہ لینے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ یہاں اردو صحافت کا مقصد محض قارئین تک خبروں کی رسائی نہیں بلکہ شعر و ادب کا فروغ بھی اس کے مقاصد میں شامل رہا۔صفِ اول کے اردو اخبارات نے ادبی تخلیقات کے لیے ہر دور میں اپنی خدمات پیش کیں۔نام ور ادبا اور شعرا نے بہ حیثیت مدیر ادبی صفحہ عوام کی دل چسپی اور ذوق کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ادبی صفحات کی تزین و آرائش اور ترتیب کا خاص خیال رکھا۔اخبارات کے ادبی صفحات کا رنگین و باتصویر ہونا بھی ادب کے ابلاغ میں معاون رہا ہے۔چنانچہ ہفتہ وار اشاعت کے باعث ادبی مباحث پر مختلف نظریات و خیالات کا ردِ عمل مضامین کی صورت میں جلد سامنے آتا ہے۔الغرض ادبی خبروں کے توسط سے چھوٹے شہروں و دور دراز کے علاقوں میں منعقد کی جانے والی ادبی تقریبات و سرگرمیوں کا احوال قارئینِ ادب تک پہنچتا ہے۔نئے لکھنے والوں کو ادبی تخلیقات پیش کرنے کا موقع ملتا ہے۔ادبی صفحات کو محض لگے بندھے روایتی طریقے سے مرتب کرنا قارئین کی ادب سے دل چسپی کو کم کرنے کا باعث ہوتا ہے۔ اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ ادبی صفحات کو دقیق اور بوجھل مضامین کے بجائے اگر دل چسپ ادبی موضوعات،شعری و نثری تخلیقات اور معروف ملکی اور علاقائی سطح کے ادیبوں کے انٹرویوز کے ساتھ مرتب کیا جائے تو یقیناً آج بھی ادب کے فروغ میں یہ اہم اور مثبت کردار ادا کر سکتے ہیں۔

حواشی:

۱۔ محمد عتیق صدیقی،''ہندوستانی اخبار نویسی''،انجمن ترقی اردو (ہند) علی گڑھ،۱۹۵۷،ص ۱۷۱۔
۲۔ ایضاً،ص ۱۷۴۔
۳۔ ڈاکٹر عبدالسلام خورشید،''صحافت پاکستان و ہند میں''،مکتبۂ کاروان،لاہور،۱۹۸۴،ص ۵۴۔
۴۔ گربچن چندن،''اردو کے نام ور صحافی''،مشمولہ،اردو صحافت،مرتبہ،انور علی دہلوی،اردو اکادمی،دہلی،۱۹۸۷،ص ۸۷۔
۵۔ ایضاً،ص ۹۱
۶۔ ڈاکٹر طاہر مسعود،''اردو صحافت کی ایک نادر تاریخ''،مغربی پاکستان اردو اکیڈمی،لاہور،۱۹۹۲ء،ص ۱۵۔
۷۔ روشن آرا راؤ،ڈاکٹر،۱۹۷۵،ادبیاتِ اردو کے ارتقا میں رسائل کا کردار،جامعہ پنجاب،لاہور،ص ۱۰۔

۸۔ ''صحافت پاکستان و ہند میں''، ص ۱۳۷۔

۹۔ ایضاً ص ۵۱۔

۱۰۔ شفیع عقیل، ۱۷ر دسمبر ۲۰۰۹ء انٹرویو بمقام رہائش گاہ، گلشن اقبال، کراچی شام ۷ بجے۔

۱۱۔ روز نامہ جنگ، ۱۸ر اگست ۱۹۶۱ء، کراچی۔

۱۳۔ ایضاً، ۲۱ر ستمبر ۱۹۶۸ء۔

۱۴۔ ایضاً، ۱۷ر فروری ۱۹۶۴ء، ص ۸۔

۱۵۔ ایضاً، ۱۷ر فروری ۱۹۶۴ء، ص ۸۔

۱۶۔ ایضاً، ۵ر جنوری ۱۹۶۴ء، ص ۶۔

۱۷۔ ایضاً، ۱۰ر اکتوبر ۱۹۶۵ء، ص ۹۔

۱۸۔ ایضاً، ۱۲ر اگست ۱۹۶۸ء، ص ۱۱۔

۱۹۔ ایضاً، ۱۹ر اگست ۱۹۶۸ء، ص ۹۔

۲۰۔ ایضاً ۹ر نومبر ۱۹۶۹ء، ص ۷۔

۲۱۔ ایضاً، ۹ر نومبر ۱۹۶۹ء، ص ۵۔

۲۲۔ ایضاً، ۱۵ر دسمبر ۱۹۶۸ء، ص ۶۔

۲۳۔ ایضاً، ۷ر اکتوبر ۱۹۸۸ء، ص ۲۔

۲۴۔ ایضاً، ۲ر دسمبر ۱۹۸۸ء، ص ۲۔

۲۵۔ ایضاً، ۱۳ر دسمبر ۱۹۸۹ء، ص ۸۔

۲۶۔ ایضاً، ۲۶ر فروری ۱۹۹۳ء، ص ۷۔

۲۷۔ ایضاً، ۱۳ر اگست ۱۹۹۳ء، ص ۷۔

۲۸۔ ایضاً، ۷ا ستمبر ۱۹۹۳ء، ص ۷۔

۲۹۔ ایضاً، ۱۲۹ اکتوبر ۱۹۹۳ء، ص ۷۔

۳۰۔ ایضاً، ۵ نومبر ۱۹۹۳ء، ص ۷۔

۳۱۔ ایضاً، ۱۴ر جنوری ۱۹۹۳ء، ص ۷۔

۳۲۔ ایضاً، ۱۸ر فروری ۱۹۹۴ء، ص ۷۔

۳۳۔ ایضاً، ۳ر جون ۱۹۹۴ء، ص ۷۔

۳۴۔ ایضاً، ۱۰ر جون ۱۹۹۴ء، ص ۷۔

۳۵۔ ایضاً، ۱۷ر جون ۱۹۹۴ء، ص ۷۔

۳۶۔ ایضاً، ۵ر مئی ۱۹۹۴ء، ص ۷۔

۳۷۔ ایضاً، ۲۶ر اپریل ۱۹۹۶ء، ص ۷۔

۳۸۔ ایضاً، یکم جون ۱۹۹۷ء، ص ۷۔

۳۹۔ ایضاً، ۲۶ر اکتوبر ۱۹۹۷ء ص ۷۔

۴۰۔ ایضاً، ۱۶ر نومبر ۱۹۹۷ء، ص ۸۔

۴۱۔ اختر سعیدی، ۲۰ر اکتوبر ۲۰۰۹ء، انٹرویو، بہ مقام دفتر روز نامہ جنگ کراچی۔

۴۲۔ روز نامہ حریت، ۲۰ر جنوری ۱۹۸۵ء، کراچی۔

۴۳۔ روز نامہ نوائے وقت، ۱۳ر اکتوبر ۱۹۸۱ء، کراچی۔

۴۴۔ راشد نور، ۷ر نومبر ۲۰۰۹ء، انٹرویو، بہ مقام کراچی پریس کلب، کراچی، دن ۱ بجے۔

۴۵۔ ۲۰۱۷ء میں شعبۂ اُردو سندھ یونیورسٹی جام شورو میں توقیر عباسی نے ایم۔اے اردو کے لیے ''جسارت کے ادبی ایڈیشن میں شائع ہونے والے مضامین ۱۹۷۸ء تا ۱۹۸۴ء'' کے عنوان سے مونو گراف لکھا ہے جو ۴۶۸ صفحات پر مشتمل ہے یہ مضامین ڈاکٹر معین الدین عقیل کے دورِ

۴۵۔ صلاح الدین، ماہر تیرے مرنے کی ادا یاد رہے گی، مشمولہ، فاران (ماہ نامہ)، دسمبر ۱۹۷۸ء، کراچی، ص ۲۷۔

۴۶۔ معین الدین عقیل، ۲۰ر جولائی ۲۰۱۰ء، انٹرویو، بہ مقام رہائش گاہ، گلستان جوہر، کراچی، دن ۱۲ بجے۔

۴۷۔ ڈاکٹر رؤف پاریکھ، ۱۲ر اپریل ۲۰۱۰ء، انٹرویو، بہ مقام شعبہ اردو جامعہ کراچی، کراچی دن ۱۱ بجے۔

۴۸۔ سنڈے میگزین، روز نامہ مشرق، ۱۴ اکتوبر ۱۹۷۰ء، کراچی، ص ۴۔

۴۹۔ محمود عزیز اس سے قبل اردو کے معروف ادبی مجلّے 'سب رس' کراچی کے خواجہ حمید الدین شاہد کے بعد مدیر رہ چکے ہیں۔ مختلف ادبی رسائل میں ان کے تحقیقی وتنقیدی مضامین شایع ہوتے رہتے ہیں۔ ماہ نامہ [قومی زبان' کراچی میں مبصرِ کتب کی حیثیت سے تبصرہ کرتے ہیں۔ دہلی کی معروف شخصیات کے حوالے سے اردو کے نام ور ادیبوں کے مضامین کو کتابی صورت میں مرتب کر چکے ہیں۔

۵۰۔ روز نامہ، مقدمہ ۱۴ر اگست ۲۰۰۸، کراچی، ص ۵۔

۵۱۔ ایضاً، ۲۴ر مارچ ۲۰۰۹، ص ۳۔

۵۲۔ ایضاً، ۶ر جنوری ۲۰۰۹، ص ۳۔

۵۳۔ ایضاً۔

۵۴۔ ایضاً، ۱۲ر مئی ۲۰۰۹، ص ۶۔

۵۵۔ ایضاً، ۱۸ر اگست ۲۰۰۹، ص ۶۔

۵۶۔ ایضاً۔

۵۷۔ ایضاً، ۶ر جنوری ۲۰۰۹، ص ۳۔

۵۸۔ ایضاً، ۱۷ر مارچ، ۲۰۰۹۔

۵۹۔ ایضاً، ۲۴ر مارچ

۲۰۰۹،ص۳۔

۶۰۔ ایضاً،۱۴راپریل ۲۰۰۹،ص۳۔

۶۱۔ ایضاً،۱۳راپریل ۲۰۱۰،ص۳۔

۶۲۔ ایضاً۔

۶۳۔ ایضاً،۲۸راپریل ۲۰۰۹،ص۳۔

۶۴۔ ایضاً۔

۶۵۔ ایضاً،۱۸راگست ۲۰۰۹،ص۶۔

۶۶۔ ایضا،۶راکتوبر ۲۰۰۹،ص۳۔

۶۷۔ ایضاً،۱۴راپریل ۲۰۰۹،ص۳۔

۶۸۔ ایضاً،۲۸راپریل ۲۰۰۹،ص۳۔

فہرستِ اسنادِ محولہ:

کتب:

۱۔ صدیقی، عتیق، محمد:۱۹۵۷ء،''ہندوستانی اخبار نویسی''،انجمن ترقی اردو (ہند) علی گڑھ۔

۲۔ خورشید، عبدالسلام، ڈاکٹر:۱۹۸۴ء،''صحافت پاکستان و ہند میں''،مکتبۂ کاروان، لاہور۔

۳۔ گربچن چندن:۱۹۸۷ء،''اردو کے نام ورصحافی''،مشمولہ،اردو صحافت،مرتبہ،انور علی دہلوی،اردو اکادمی،دہلی۔

۴۔ طاہر مسعود، ڈاکٹر:۱۹۹۲ء،''اردو صحافت کی ایک نادر تاریخ''،مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، لاہور۔

۵۔ راؤ، روشن آرا، ڈاکٹر:۱۹۷۵ء،''ادبیاتِ اردو کے ارتقا میں رسائل کا کردار''، (غیر مطبوعہ مقالہ) جامعہ پنجاب، لاہور۔

اخبارات و رسائل:

۱۔ روزنامہ''جنگ''،کراچی۔

۲۔ روزنامہ''انجام''،کراچی۔

۳۔ روزنامہ''پاسبان''حیدرآباد۔

۴۔ روزنامہ''حریت''،کراچی۔

۵۔ روزنامہ''مشرق''،کراچی۔

۶۔ روزنامہ''جسارت''،کراچی۔

۷۔ روزنامہ''نوائے وقت''،کراچی۔

۸۔ روزنامہ''مقدمہ''،کراچی۔

۹۔ روزنامہ''کلیم''،سکھر۔

۱۰۔ رسالہ ماہر القادری: دسمبر ۱۹۷۸ء، ماہ نامہ''فاران''،کراچی۔

انٹرویوز:

۱۔ اختر سعیدی:۲۰راکتوبر ۲۰۰۹ء، سہ پہر ۳ بجے، بہ مقام دفتر روزنامہ جنگ کراچی۔

۲۔ راشد نور:۷رنومبر ۲۰۰۹ء، دن ۱
بجے، بہ مقام کراچی پریس کلب، کراچی۔

۳۔ ڈاکٹر رؤف پاریکھ:۱۲راپریل ۲۰۱۰ء، دن ۱۱ بجے، بہ مقام شعبۂ اردو، جامعہ کراچی، کراچی۔

۴۔ شفیع عقیل:۱۷ردسمبر ۲۰۰۹ء، شام ۷ بجے، بہ مقام رہائش گاہ، گلشن اقبال، کراچی۔

۵۔ عزیز احمد وارثی:۲۵رفروری ۲۰۱۸ء، شام ۶ بجے، بہ مقام روزنامہ''پاسبان''حیدرآباد۔

۶۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل:۲۰رجولائی ۲۰۱۰ء، دن ۱۲ بجے، بہ مقام رہائش گاہ، گلستان جوہر، کراچی۔